"Knowledge Scholar"
An International Peer Reviewed E-Journal Of Multidisciplinary Research
Volume: 02, Issue: 05, Sept.-Oct. 2015 *eISSN NO. 2394-5362*
Impact Factor (IIFS) - 0.776

اردو ادب میں طنز و مزاح

ڈاکٹر سیدہ فرحت نسرین
لیکچرار شعبہ اردو
اکٹر رفیق زکریا کالج فارویمن
اورنگ آباد

انسان ایک سماجی حیوان ہے۔وہ سماج میں رہ کر ہی اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے۔ایک عربی قول کے مطابق انسان ایک ہنسنے ہنسانے والا جاندار ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے مالامال کیا ہے۔ہنسنے کی صلاحیت بھی ایک ایسی ہی نعمت ہے۔ہنسی ایک ایسا احساس ہے جو کوتاہیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔لیکن یہ ایک بڑا نازک احساس ہے۔مطلب یہ کہ یہ احساس کسی برائی کا نتیجہ نہ ہو بلکہ خوشی کا نتیجہ ہو۔

فطرت انسانی میں اللہ تعالیٰ نے ظرافت کا خمیر بھی ملا دیا ہے۔ہنسنا اور ہنسانا انسانی فطرت کا خاصّہ ہے۔اور اس کے نت نئےطریقے بھی ایجاد ہوئے ہیں۔تقریباً دنیا کے ہر ادب میں مزاحیہ اور ظریفانہ ادب کی تخلیق ہوئی ہے۔اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ صرف ہنسنا اور ہنساناہی ادب کا کام ہے۔بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ

انسان کی زندگی میں ضرورت بن جاتا ہے۔کیونکہ انسان مزاحیہ اور ظریفانہ ادب کے ذریعہ قہقہہ لگا کر اپنے درد و دکھ کا درماں تلاش کرلیتا ہے۔اور کسی حد تک وہ اپنے غم پر قابو پا لیتا ہے۔ادب کے ذریعہ ہنسانے کا فن ظرافت کہلاتا ہے۔۔ظرافت نگار قاری کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بھی لادے تو بہترین ظریفانہ ادب کہلائے گا۔ایسا ادب جو قاری کے ذہن کو گدگدائے فرحت عطا کرے ساتھ ہی فکر و خیال کے دریچے وا کرے صحیح معنو ں میں وہی بلند ادب ہوگا۔

مزاحیہ ادب سے سرور و انبساط حاصل ہوتا ہے۔اور اس کے علاوہ ساتھ ہی ساتھ سماجی برائیوں پر بھی روشنی پڑتی ہے۔حالانکہ مزاح نگار یا ظرافت نگار بظاہر کسی کا مذاق نہیں اڑاتا بلکہ ہنسی اور مزاح کے پردہ میں اس کا مقصد کارفرما رہتا ہیکہ ہر قاری اس سماجی برائی کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دے۔کیونکہ جو بات مزاح و ظرافت کے ذریعہ کہی جاتی ہے۔ وہ ایک سنجیدہ نصیحت کی حیثیت رکھتی ہے۔کیونکہ مزاح نگار کچھ ایسا انداز اپناتا ہے کہ زندگی کے چھوٹے بڑے واقعات جو اہمیت کے حامل نہ ہونے کے باوجود لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں۔یہاں ایک بات بڑی اہمیت رکھتی ہیکہ بات میں صرف مزاح سے عظمت پیدا نہیں کی جاسکتی بلکہ مزاح میں کچھ طنز کا تڑکہ لگا دیا جائے تو بات عظمت کی بلندی کو چھو سکتی ہے۔خالص مزاحیہ یا

ظریفانہ انداز کبھی کبھی بھدا پن پیدا کر دیتا ہے۔جو بات کی عظمت کو کھو دینے کا باعث بن سکتا ہے۔لیکن طنز کا چٹخارہ سماعت پر دل پر جلد اثر کرتا ہے۔یعنی جو بات مزاح کے رنگ میں طنز کو اپنا کر کی جائے گویا ایک آہ کی طرح زبان سے ادا ہوتی ہے۔اور اپنا اثر دکھا جاتی ہے۔طنز کے ذریعہ مزاح میں بانکپن پیدا ہوتا ہے۔۔مزاح نگار اپنے ارد گرد کے ماحول کو اچھی طرح جان کر مزاح کے ذریعہ جب طنز کرتا ہے تو بہت ساری برائیاں ختم ہوجاتی ہیں مزاح کے ذریعہ کیا گیاطنز بات میں بیزارگی‘نفرت یا مایوسی کو پیدا ہونے نہیں دیتابلکہ اصلاح کی راہ نظر آتی ہے۔یہ بھی الگ بات ہیکہ ہر کوئی اپنی فطرت کے اعتبار سے طنز کو اہمیت دیتا ہے۔تو کوئی مزاح یا ظرافت کو۔یہ حقیقت ہے کہ اچھا مزاح طنز کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

طنز و مزاح کی تاریخ ہمارے اد ب میں زیادہ پرانی نہیں ہے لیکن اس کا معیار بڑی سے بڑی کسوٹی پر پرکھا جا سکتا ہے۔مزاح و طنز میں فرق ہے۔مزاح کسی کی خامی بے تکے پن پر ہنسنے کا نام ہے۔اس میں تلخ‘غصہ‘غم کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا بس صرف خوشی حاصل کرنا اس کا کام ہے۔اس کے بر عکس طنز میں ایک مقصد ہوتا ہے ایک کاٹ ہوتی ہے۔کچھ اصلاح کا عنصر چھپا ہوتا ہے۔جس طرح بہت زیادہ مٹھاس

میں ہلکا سا تیکھا پن آجائے تو جو لذت جو مزہ پیدا ہوتا ہے۔وہی مزاح اور طنز کے رشتہ کو ظاہر کرتا ہے۔

ہمارے اردو ادب میں قدیم نثری ادب میں ملا وجہی کی سب رس میں طنز و مزاح کے بہترین نمونے ملتے ہیں۔ارد وادب میں داستانوں میں مزاح ملتا ہے اور طنز بھی۔لیکن بعض وقت یہ عجیب اور بھدے پن کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

مزاح و ظرافت کی اعلیٰ ترین مثالیں ہمیں مرزا غالب کے خطوط میں جابجا مل جاتی ہیں۔ان کے خطوط میں اعلیٰ درجہ کی ظرافت موجود ہے۔وہ بھی جب وار کرنے کی بات آتی ہے۔تو اپنے خطوط میں ظرافت کے ساتھ طنز کی ترشی کو ملا دیتے ہیں جو قاری کے دل و دماغ کو محظوظ کرتی ہے۔

مزاح وظرافت کے بارے میں جب ہم بات کرتے ہیں تو منشی سجاد حسین کا نام سر فہرست آتا ہے۔۷۷۸۱ ؁ء میں منشی سجاد حسین نے اودھ پنچ کے پلیٹ فارم سے طنز و مزاح کا باقاعدہ آغاز کیا۔ منشی سجاد حسین نے اپنے اخبار اودھ پنچ کے ذریعہ ادب کی بہترین خدمت انجا م دی۔اور اردو ادب کو طنز و مزاح کے سرمایہ سے مالا مال

کیا۔اس اخبار کے لکھنے والوں میں سرشارؔ‘مرزا مچھو بیگ‘نواب سید محمد آزاد‘مولوی احمد علی کھمنڈوی قابل ذکر ہیں۔خود منشی سجاد حسین نے ظریفانہ ادب پیدا کیا۔حاجی بغلول‘احمق الدین ان کی خاص تصانیف ہیں۔

اودھ پنچ نے ظرافت و مزاح کا ذوق عام کیا۔خواجہ حسن نظامی‘مولانا ظفر علی‘ملا رموزی اس میدان میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ان لوگوں کے بعد طنز ومزاح و ظرافت کا جدید دور شروع ہوتا ہے۔

اس دو ر میں فرحت اللہ بیگ‘پطرس‘عظیم بیگ چغتائی‘شوکت تھانوی‘رشید احمد صدیقی‘کرشن چندر‘کنہیا لال کپور‘یوسف ناظم‘مجتبیٰ حسین وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔فرحت اللہ بیگ کے خاکے و مضامین بہت مشہور ہیں۔ان کا خاکہ مولوی نذیر احمد کا ہے۔اور مولوی سلیم الدین کا ہے۔پطرس نے جو کچھ لکھا وہ اردو ادب میں سرمایہ زرین کی حیثیت رکھتا ہے۔شوکت تھانوی کی سودیشی ریل ظرافت و طنز کی بہترین مثال ہے۔مولانا ابوالکلام آزاد اپنے عہد کے بہترین طنز نگار ہیں۔پطرس خالص مزاح میں اپنی جولانیاں دکھاتے نظر آتے ہیں۔پطرس اس فن پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔پطرس کو لفظوں کے انتخاب کا پورا سلیقہ ہے۔پطرس کی ظرافت نگاری ایسی ہے جو ہنساتی ہے

اور فکر بھی بیدار کرتی ہے۔ان کا مزاحیہ مضمون "مرحوم کی یاد میں" کافی مشہور ہے۔

رشید احمد صدیقی کو طنز و مزاح میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ان کی مزاح نگاری سماج کی نا ہمواری کو اور لوگوں کی خباثت کو بے نقاب کرتی ہے۔اور ان کے یہاں زیر لب مسکرانے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔

اردو ادب میں مزاح و ظرافت اور طنزیہ ادب گوکہ زیادہ قدیم نہیں۔لیکن اس نے ہمیشہ ہی دوسری زبانوں کے مزاحیہ و ظریفانہ ادب سے آنکھ ملانے کا حوصلہ رکھا ہے۔

http://www.ksijmr.com